مشائخ واکابر علماء دیوبند
اور
زعماء ملت کے مکاتیب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے تلامذہ و مستفیدین اور متعلقین و مخلصین میں محبوبیت عطا فرمائی تھی اسی طرح اپنے معاصرین اور اپنے اساتذہ و اکابرین کے بھی محبوب نظر تھے حضرت شیخ الحدیث کے نام اکابر علماء دیوبند، مشاہیر اساتذہ علم شیوخ، اکابر علماء، فضلاء اور معروف سکالروں و دانشوروں کے خطوط آیا کرتے تھے۔ جو تاریخ ساز شخصیتیں تھیں ان کے کئی خطوط بھی تاریخ ساز ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات و خصائل کے ساتھ مکتوب الیہ کی شخصیت اور احوال و کوائف نکھرتے ہیں۔ جنہیں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ملک و بیرون ملک کے شخصیات کے خطوط کو حروف تہجی کے اعتبار سے فائل کر لیا ہے ہر فائل میں دسیوں خطوط ہیں جب کہ فائلوں کی تعداد بھی سینکڑوں ہے۔ جو دارالعلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ اس پورے ذخیرۂ مکاتیب پر کام شروع ہے جو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں شائع ہوں گے ترتیب و ارکتابت کا کام شروع کر دیا گیا ہے تاہم ہم نے یہاں اُن مکاتیب میں سے بعض کا بطور نمونہ انتخاب کیا ہے تاکہ ضخامت بھی نہ بڑھنے پائے اور قارئین کو بھی افادہ ہو اور انہیں اپنے ذوق کی تسکین اور دلچسپی کا سامان بھی مل سکے۔

یقین ہے قارئین ہمارے اس انتخاب اور گلدستہ مکاتیب کی قدر کریں گے اس لئے کہ یہ ان لوگوں کے مکاتیب اور خلوص بھری تحریریں ہیں جو علم و عمل، اخلاص للہیت، طہارت و تقویٰ اور ظاہر و باطن کے توافق کے لحاظ سے اپنے زمانے کے ممتاز اور عہد آفرین شخصیات اور ، کی حیثیت رکھتے تھے ان مکاتیب سے حضرت شیخ الحدیث رح کی سوانح اخلاق، علمی عظمت، دارالعلوم حقانیہ اور اس کیساتھ زعماء ملت کے قلبی تعلق، دعاؤں و توجہات ادارہ اور خود حضرت شیخ الحدیث کی خدمت دین، وسعتِ تعلق، احترام اساتذہ و اکابر، شان محبوبیت اور ارباب علم و فضل سے تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ مکتوبات پر حواشی مولانا سمیع الحق کے ہیں اور " س " سے اشارہ ان کی جانب ہے یہ حواشی کافی عرصہ قبل لکھے گئے ہیں۔ (ع ق ح)

مکاتیب طیب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی
مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

> حضرت حکیم الاسلام کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام خطوط اور روح پرور مکاتیب بھی ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتے ہیں مگر نمبر کے مجموعہ ضخامت کے پیش نظر بعض اہم مکاتیب کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔

(۱) گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ

بعد سلام مسنون آنکہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے جس محنت اور تعلیمی سلسلہ میں حسنِ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے اچھی توقع رکھتے ہیں ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے چنانچہ جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیش نظر یکم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور یکم ہی سے جناب کی اصلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

(۲)

محترم و معظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم۔ گرامی نامے نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ آپ کے بے ریا خلوص جذبۂ خدمت اور سمع و طاعت کا اعتراف میرے صحیفۂ قلب پر ثبت ہے آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔

مجلس انتظامیہ نے آپ کی استقلال کی پر زور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہوگی ــــــ بحمدللہ خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعا سے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے

عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستدعاد عاعرض فرما دیجئے۔ ۱۷ ۹/۶۲ ھ

(۳)

برادرم محترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ گرامی نامہ مورخہ ۶ ۱۰/۶۲ ھ موصول ہوکر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۶-۱۷ سے اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پرسوں گیارہ شوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز حضرت نائب [1] صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔ ۹ ۱۰/۶۲ ھ

(۴)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمد للہ مع الخیر رہ کر مستدعیٔ خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں عجلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمالیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ ہو جائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرماکر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام ۱۰ ۱۰/۶۲ ھ

(۵)

حضرت المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ جس میں تشریف آوری کے لئے استعجال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ عجلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ مجمل صرف طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمالیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمالیں۔

حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور مزاج پرسی فرما دیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ (۱۱ ۳/۶۲)

(۶)

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ بحمد اللہ یہ احقر مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ [2] کے اور مولانا عبد الحق صاحب [3] نافع اور مولانا محمد شریف [4] کے نہ پہنچنے سے سخت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے۔ کہ آپ اور دو حضرات وہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمالیں اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے۔ جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کا آنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ آپ کو دہلی پہنچائے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گذر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے باثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی گو کسی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہرحال آمد و رفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد رقم مدرسہ ادا کرے گا۔ امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمالیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمالیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اس کی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبد الحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمالیں گے۔ اور

---

[1] مولانا مبارک علیؒ نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۸ھ ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

[2] ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلات رمضان ۱۳۶۶ھ میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکایک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کا پُر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیت ایزدی کو اسی سرچشمہ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرانا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب وسائل پردۂ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔ (س)

[3] علامہ مولانا عبد الحق نافع کاکاخیل

[4] حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ (س)

حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین ہے۔ کہ وہ بخیریت آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ دارالعلوم میں بحمد اللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ والسلام ۳۰ ۱۰/۶۶ ھ

دونوں حضرات کے پتے۔

۱۔ مولانا عبدالحق نافع۔ مقام زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ صوبہ سرحد

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام۔ پتن کیٹر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ کشمیر۔

(۷)

حضرت المحترم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ آپ کی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دارالعلوم میں بحمد اللہ تو اس پورے[1] دورِ اطمینانی میں امن و اطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمد للہ کلی امن و سکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبّر سے کام لیا اور اکرم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن و اطمینان ہے۔ جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دورِ بے امنی میں البتہ جو جانیں آبروئیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھڑ گیا۔ دہلی گیارویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثارِ تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ بحمد اللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجزاء و اعضاء نے قیامِ امن کے لئے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کیے والحمد للہ۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن و سکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے آمین۔ آپ حضرات بہرحال قیامِ امن کے بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں۔ کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرما دیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سعی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور امن و اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب تک کی پیدا کردہ منافرت[3] نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے سیدین مرحومین کا حادثہ حقیقتاً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ دعا میں یاد فرمایا جاوے۔ والسلام ۲۳ ۱/۶۷ ھ

(۸)

حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا یادآوری کا ممنون ہوں۔ آپ حضرات کی جدائی شاق ہے۔ مگر مجبوری ہے کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کمی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سالِ آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہو گی۔ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ کل[4] سالم سلمہ کا نکاح ہے بعد جمعہ۔ دعا خیر و برکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام مسنون۔

طلبہ[5] کی جمعیت کی طرف رسالہ دارالعلوم[6] کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرما دے۔ ۱۳ ۵/۶۷ ھ

(۹)

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم

سلام مسنون! کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عدیم الفرصت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آ گئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ[7] قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنائت فرما دے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں حسب المطلب فارم جدید[8] و قدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے، دستور جدید ابھی تک طبع نہیں ہوا

---

[1] تقسیم پاک و ہند کا پر آشوب زمانہ۔ "س" [3] اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی ہیں

[2] دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پر آشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جامِ شہادت نوش کیا، ایک کا نام سید محتشم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

[4] حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند۔

[5] دارالعلوم حقانیہ کی جمعیۃ الطلبہ مراد ہے۔ [6] دارالعلوم دیوبند کا علمی و دینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔

[7] دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ [8] مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادر علمی دیوبند ہی کی نہج پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذات طلب کیے جاتے تھے۔

طباعت کے بعد ارسال خدمت ہوگا ۔ دارالعلوم میں الحمدللہ خیر و عافیت ہے جناب نائب مہتمم صاحب ، اہل دفتر اور تمام پرسانِ حال حضرات سلام فرماتے ہیں ۔ اپنی خیریت اور حالات سے گاہ بگاہ اطلاع فرماتے رہیں ۔ والسلام، ۱۲/۱۱/۶۸ھ

(۱۰)

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ گرامی نامہ نے مجھے ممنون فرمایا ۔ آپ کی یاد آوری اور محبت و خلوص سے بیحد خوشی ہوئی ۔ حق تعالیٰ آپ حضرات کے اس تعلق و محبت کو قائم رکھے ۔ اور آپ کا یہ محبوب ادارہ ہمیشہ آپ کی خدمات انجام دیتا رہے ۔ یہاں بحمداللہ خیر و عافیت ہے ۔ اور حالات روبہ اعتدال ہیں ۔ دارالعلوم میں سب اساتذہ و طلبہ عافیت سے ہیں ۔ جملہ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے ۔ امید ہے ۔ کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے ۔ والسلام ۱۳-۱-۶۹ھ

(۱۱)

حضرت المحترم زید فضلکم ۔

بعد سلام مسنون عرض ہے ۔ احقر بحمداللہ مع الخیر ہے ۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع متعلقین بعافیت ہوگا ۔ عرصہ سے ارادہ کر رہا تھا ۔ کہ مافی الضمیر لکھوں ۔ مگر سہو و نسیان کا اللہ بھلا کرے ۔ اس محنت سے سبکدوشی رہی ۔ آج ایک محرک پیدا ہوگیا ۔ اس لئے عرض کرنے کی نوبت آگئی ۔ مجھے ایک چوغہ یا لمبے کوٹ کی ضرورت ہے جو عموماً اونی پٹو کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اون پر آستین اور پشت اور سامنے ساز بھی سلا ہوا ہوتا ہے ۔ میرے پاس چترال کے پٹو کا ایک چوغہ ہے ابھی مگر وہ پندرہ سال کے استعمال سے اب ناقابلِ انتفاع ہوگیا ہے ۔ سننے کی ضرورت ہے کہ یہ چوغے عموماً شتری رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے حسب ذیل امور کی رعایت فرما کر ایک چوغہ خرید لیا جائے ۔ چوغہ کا رنگ وہی شتری ہو یا بادامی رنگ کا مائل بسفیدی یا سرمئی رنگ جو مائل بسفیدی ہوتا ہے ۔ اوس پر جس ساز یعنی حاشیہ پر بیل داغ اور دامنوں کے کونوں پر جو (۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔) سلے ہوئے ہوتے ہیں ۔ چوغہ کے رنگ سے الگ اور ممتاز ہوں ۔ یعنی کپڑے اور ساز کا رنگ ایک نہ ہو ، ورنہ وہ ساز نمایاں نہیں رہتا ۔

چوغہ کا انداز شیروانی کا سا ہو ۔ مگر گھیر یعنی دامنوں کی چوڑائی کافی ہو ۔ گھیر اچھا ہو ۔ اس میں چار جیبیں ہوں دو نیچے مگر دو سامنے نہ ہوں ۔ بلکہ ان کا دہانہ پہلو میں ہو ۔ اور دو سینہ پر جس میں گھڑی وغیرہ رکھی جا سکے میرا بدن آپ کے بدن ہی کی پیمائش کا ہے ۔ لہٰذا آپ پہن کر اپنے بدن سے اُسے مطابق فرمالیں ۔ اکثر بنے بنائے بھی مل جاتے ہیں ۔ یا بنوا لیا جائے ۔ اس کی جو قیمت ہو بندہ کو لکھ دیا جائے وہ آپ کے پاس پہنچ جائے گی ۔ چوغہ کے بھیجنے کی صورت یہ ہے کہ جناب یہ چوغہ حسب ذیل پتہ پر بھجوا دیں ۔ وہاں سے میرے پاس پہنچ جائے گا ۔ بشرطیکہ مارچ کے مہینے کے اندر اندر لائل پور پہنچ جائے

حضرت مولانا محمد صاحب لائل پور محلہ سنت پورہ مدرسہ تعلیم الاسلام ۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا ۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں ۔ جب سے یہ چترالی چوغہ پھٹا ، روئی کا چوغہ نہیں پہنا جاتا ۔ اس لئے تکلیف دی گئی ۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں ۔ سب حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون ۔ والسلام امید ہے کہ جواب سے سرفراز فرمایا جائے گا ۹/۵/۷۲

(۱۲)

حضرت المکرم المحترم زید فضلکم ۔

سلام مسنون نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ بحمداللہ مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں ۔ آج بذریعہ بھائی محمد اختر صاحب لاہور سے چوغہ پہنچا تبرک بھی ہے ، تزئین بھی ہے ، تجمل بھی ہے اور تذکرہ بھی ہے ۔ انتہائی خوشی و مسرت ہوئی ۔ جناب کا اتنی توجہ فرمانا اور زحمت فرمانا باعث مسرت و ابتہاج ہوا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب میں بلندی اور ترقی عطا فرمائے ۔ بدن پر بھی مطابق آیا ۔ ہر طرح سے اعلیٰ و بہتر ہے ۔ اب بے تکلف عرض ہے کہ اس کی قیمت بھی تحریر فرما دی جائے ۔ یہاں بحمداللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے ۔ نائب صاحب سلام فرماتے ہیں ۔ اور سب طرح خیریت ہے ۔ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام فرما دیں ۔ آپ حضرات کی جدائی واقعہ یہ ہے شاق ہے ، مگر مرضیٔ خداوندی مدرسہ میں خیریت ہے مدرسہ حقانیہ کے حضرات کو سلام مسنون اور استدعاء دعا ۔ والسلام ۱۶/۳/۷۲ھ

(۱۳)

حضرت المخدوم المحترم زیدت معالیکم ۔

سلام مسنون نیاز مقرون ۔ آں محترم کے کئی والا نامے شرف صدور لائے اور احقر نے جوابات تحریر کر کے سپرد ڈاک کیے ۔ مگر اس والا نامہ سے جو ۱۰ رشوال ۱۳۷۷ھ کا تحریر فرمودہ ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ میرے عرائض دستیاب نہیں ہوئے ۔ مخدوما ! بندہ تو آپ حضرات کی زیارت کا خود خواہش مند ہے مگر آپ حضرات گھر بلاتے ہیں ۔ اور گھر کے دروازہ پر مضبوط قسم کا قفل لگا کر جب ویزہ نہ ملے تو حاضر کس طرح ہوں ۔ گزشتہ سال ذی قعدہ کے مہینہ میں ویزہ ملا تھا ۔ مگر کئی ماہ کی سعی کے بعد اس سال وہ سعی جو کئی ماہ سے جاری ہے بے سود ثابت ہوئی ۔ اس لئے بجز حسرت و افسوس اور کیا کیا جائے ۔ میری غرض پاکستان حاضر ہونے سے آپ ہی بزرگوں کی زیارت اور اقرباء سے ملاقات ہوتی ہے ، میں تو دل و جان سے حاضری کے لئے مستعد ہوں ۔ مگر میرے بس میں کچھ نہیں ۔ اس وقت سعی بھی نہیں ہو سکتی ، کیونکہ امسال حج کا قصد ہے ۔ انشاء اللہ وسط ذی قعدہ میں دیوبند سے روانگی ہوگی ۔ جس کے کل ستائیس اٹھائیس دن باقی ہیں ۔ اس لئے اب جو بھی سعی ویزہ کے لئے ہو سکتی ہے وہ حج سے واپسی کے بعد ہی ممکن ہے ۔ دعاء فرماویں کہ حق تعالیٰ حج مبرور کے ساتھ مع الخیر واپسی نصیب فرماویں ۔ اور پھر آپ حضرات کی زیارت کا موقع بھی عطا فرماویں ۔ ڈیرہ غازی خاں سے بڑی لڑکی اور کراچی سے چھوٹی لڑکی